ہندوستان بھر میں تمام اہل سنت جماعت کا واحد ہفتہ وار اخبار ہر ماہ کی ۷/۱۴ ۲۱/۲۸ تاریخوں کو امرتسر سے شائع ہوتا ہے!

مَن یُرِدِ اللهُ بِهٖ خَیْرًا یُفَقِّهْهُ فِی الدِّیْن

اخبار ہفتہ وار الفقیہ

امرتسر پنجاب

عام اغراض و مقاصد

(۱) اہل اسلام کی بہبود اور احناف کی خصوصیت سے
(۲) گورنمنٹ اور رعایا کے حقوق کی نگہداشت
(۳) اصلاح رسوم قبیحہ

شرح قیمت اخبار

(۴) روساء عظام سے سالانہ چندہ
(۵) عام خریداران
(۶) ششماہی
(۷) ممالک غیر سے سالانہ دس شلنگ

(ایڈیٹر)

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت اخبار پیشگی آنی چاہیے یا وی پی کی اجازت
(۲) بے رنگ ڈاک واپس کیجائے گی
(۳) نمونہ کا پرچہ ۲ کے ٹکٹ آنے پر روانہ ہوگا
(۴) کوئی مضمون جو تہذیب کے خلاف ہوگا درج نہ ہوگا۔
(۵) جن مراسلات پر فرستندہ کا نام و پتہ درج نہ ہوگا وہ درج نہ ہونگے۔
(۶) مضامین نہایت خوشخط اور صاف ہوں
(۷) بوقت خط و کتابت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (ایڈیٹر)

جملہ خط و کتابت بنام حکیم معراج الدین احمد نقشبندی ایڈیٹر "الفقیہ" و "راعین میگزین" امرتسر ہونی چاہیے۔

جلد (۱) | مطبوعہ ۱۸ شعبان المعظم ۱۳۴۳ھ مطابق ۱۴ مارچ ۱۹۲۵ء یوم شنبہ | نمبر (۱۰)

دعائے صحت

قبلہ حضرت مولانا غلام احمد صاحب اخگر شیر اسلام کی صحت تا حال ٹھیک نہیں مگر سابقہ کی نسبت آرام ہے۔ کھانسی کی سخت شکایت ہے۔ اور دو قدم چلنے پر سانس چڑھ جاتا ہے۔ ناظرین صحت کلی کیلئے خلوص دل سے دعا فرما دیں۔ (ایڈیٹر)

یاران طریقت کو اطلاع

زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین حضرت مولانا حافظ حاجی پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری آجکل علاقہ گجرات میں رونق افروز ہیں۔ آپ گجرات کا دورہ فرماتے ہوئے مراد آباد میں بغرض شرکت اجلاس آل انڈیا سنی کانفرنس تشریف لے جائیں گے۔

اکیسواں شاندار جلسہ سالانہ

دار العلوم اہل سنت و جماعت منظر اسلام بریلی مشاہیر علما و مشائخ اہل سنت کا بابرکت اجتماع مسجد بی بی جی صاحبہ میں بتاریخ ۲۳، ۲۴، ۲۵ شعبان روز جمعہ۔ شنبہ صبح شام ہوگا۔

(اراکین انتظامی دار العلوم)

التوائے اشاعت آئندہ

۲۱ مارچ کا "الفقیہ" شائع نہ ہوگا

نیاز مند مورخہ ۱۵ مارچ ۱۹۲۵ء کو مراد آباد بارادۂ شرکت جلسہ آل انڈیا سنی کانفرنس امرتسر سے روانہ ہوگا اور واپسی غالباً انشاء اللہ ۲۱ مارچ کو ہوگی۔ اسلئے ۲۱ مارچ کا اخبار کسی صورت میں شائع نہیں ہو سکتا۔ ناظرین ۲۸ مارچ کے پرچہ کا انتظار کریں۔ (ایڈیٹر)

نجدیوں اور حجازیوں میں سخت جنگ

الاہرام کو جو خبریں موصول ہوئی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ زلفہ پر حجازیوں اور نجدیوں کی ایک سخت جنگ ہوئی حجازی فوج کے افسر شریف عبد الکریم تھے جو ایک روز محصور رہے۔ ایک سخت جنگ کے بعد نجدی زلفہ سے دغامہ کیطرف ہٹ گئے شریف عبد الکریم لکھتے ہیں کہ اس قصبہ کی گلیاں مقتولوں کے اعضاء سے بھری ہوئی ہیں۔ ایک نجدی اس قریہ میں ۱۰ ... حجازی طیاروں نے بم بھی پھینکے۔

(کون ہے جو اس اسلامی خونریزی کو روکے)

قادیانی اعتراض کا جواب

(الفضل نمبر ۲۲ میں عبدالغفور مدوی فاضل کی غلطی)

حدیث لا نبی بعدی جسکو مسلم ابوداؤد ترمذی نے روایت کیا۔ اسکی تشریح کرتے ہوئے آیات قرآن مجید کی

شگرفت تفسیر

پہلی آیت سورۂ سجدہ کی آیت ما اتاھم من نذیر من قبلک لعلھم یھتدون کا ترجمہ (تا کہ ڈراوے تو ایسی قوم کو جسکے پاس تجھ سے پہلے کوئی نبی نہیں آیا تا کہ وہ ہدایت پاویں) کرکے تفسیر بالرائے مخالف سلف صالحین کے کرتے ہیں۔ کہ قبل کا لفظ عام ہے اور جب قبل کا لفظ کسی حد تک محدود نہ کیا جائے تو زیادہ نہیں تو کم از کم آدم علیہ السلام کے زمانہ تک تو ضرور جانا چاہئے۔ کیونکہ جب لا نبی بعدی میں بعد کا لفظ قیامت تک کہا جا سکتا ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ قبل کا لفظ آدم علیہ السلام کے زمانے تک اپنے اندر عمومیت نہ رکھے۔

دوسری آیت۔ سورۂ یس کی لتنذر قوما ما انذر آباءھم الآیۃ کا ترجمہ (تا کہ تو ڈراوے تو ایسی قوم کو جن کے آباؤ اجداد بھی نہیں ڈرائے گئے) کرکے آباؤ اجداد سے آدم علیہ السلام کے زمانہ تک مراد لیتے ہیں۔ اور یوں تقریر کرتے ہیں۔ سو جب اللہ تعالیٰ اپنی کلام میں فرماتا ہے کہ ہم نے اے محمد تجھ سے پہلے آدم علیہ السلام تک کوئی نبی نہیں بھیجا۔

اب اگر کہو کہ کوئی نبی نہیں آیا تو یہ واقع کے خلاف ہے کیونکہ ہزاروں انبیاء آئے ہیں تو جیسے ما اتاھم من نذیر اور ما انذر آباءھم کی نفی کے ہوتے انبیاء کرام آتے رہے۔ اسی طرح لا نبی بعدی کے ہوتے بھی انبیاء کا آنا ممکن ہے۔ انتہی ملخصا تقریر الفضل

جواب الملہم للصواب

اہل حدیث خصوصاً جماعت مرزائیہ میں یہ ہے کہ اپنی مرضی کے مطابق ترجمہ و تفسیر زیادہ و فاسدہ کرکے اپنے مطلب کی تائید کرتے ہیں جو کہ الحاد اور گناہ کبیرہ ہے۔ تفسیر معالم التنزیل میں باسند صحیح روایت ہے عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال فی القرآن برایہ فلیتبوأ مقعدہ من النار۔ ترجمہ ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اپنی رائے کے مطابق قرآن کریم کی تفسیر کرے تو وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالیوے۔

قرآن کریم و حدیث شریف سے استخراج مسائل خیر القرون سلف صالحین کے طریقے پر کہ جیسے ایسے اختلاف و تناقض پیدا نہیں ہوتے

تفسیر کرتے اہل سنت صاحب! آیۃ سورہ سجدہ لتنذر قوما ما اتاھم من نذیر من قبلک لعلھم یھتدون کی تفسیر ابن جریر طبری پارہ ۲۱ صفحہ ۵۳ میں فرماتے ہیں یقول لتنذر یا محمد ھؤلاء القوم الذین ارسلک ربک یا محمد الیھم وھم قوم من قریش یعنی کیا آیا کوئی ڈرانیوالا اس قوم کے پاس جنکی طرف آپکو رسول بنا کر اللہ نے بھیجا اور وہ آپکی قوم قریش ہے۔ اور حدثنا بشر حدثنا یزید قال حدثنا سعید عن قتادۃ لتنذر قوما ما اتاھم من نذیر من قبلک قال کانوا امۃ امیۃ لم یاتھم نذیر قبل محمد صلی اللہ علیہ وسلم (ترجمہ) یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلے کوئی نبی نہیں آیا انتہی کلام طبری اور معالم التنزیل جز ۲ صفحہ ۱۳۶ میں بھی اسیطرح مذکور ہے بلکہ یہ بھی روایت ہے وقال ابن عباس و مقاتل ذلک فی الفترۃ التی کانت بین عیسیٰ و محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنے ابن عباس اور مقاتل فرماتے ہیں کہ اس سے وہ زمانہ مراد ہے جو کہ عیسیٰ علیہ السلام اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے درمیان فترۃ کا زمانہ تھا۔ اسیطرح فتح البیان ج ۷ صفحہ ۲۷۶ و خازن ج ۳ صفحہ ۴۷۶ و نیشاپوری ج ۲۰ صفحہ ۵۵ میں مذکور ہے۔

(تفسیر آیۃ دوم) دوسری آیت سورہ یس کی لتنذر قوما ما انذر آباءھم کی تفسیر جلالین صفحہ ۳۶۶ میں ہے۔ ای لم ینذروا فی زمن الفترۃ (ترجمہ) یعنی وہ فترت کے زمانہ میں نہیں ڈرائے گئے اور کمالین صفحہ ۳۶۶ میں فرماتے ہیں لم ینذروا فی زمن الفترۃ بینہ الی ان ما نافیۃ ای لتنذر قوما غیر منذر آباءھم والمراد آباءھم الاقربین دون الابعدین فان اسمٰعیل انذرھم و بلغھم شریعۃ ابراھیم (ترجمہ) یعنی وہ فترت کے زمانہ میں نہیں ڈرائے گئے اس میں اشارہ ہے کہ ما نافیہ ہے تا کہ ڈراوے تو ایسی قوم کو جنکے آباؤ اجداد نہیں ڈرائے گئے اور مراد اس سے آباؤ اقربین ہیں نہ کہ آباؤ ابعدین کیونکہ اسمٰعیل علیہ السلام نے ڈرایا تھا۔ اور شریعت ابراہیمی کی تبلیغ کی تھی۔ اسیطرح فتح البیان ج ۷ صفحہ ۳۷۸ میں مذکور ہے۔ اور مدارک صفحہ ۴۷ میں ہے ما نافیۃ او موصولۃ او مصدریۃ یعنی ما نافیہ ہے یا موصولہ یا مصدریہ۔ معالم التنزیل جز ۳ صفحہ ۱۷۳ میں ہے وقیل ما بمعنے الذی ای لتنذر قوما بالذی انذر آباءھم یعنی ما موصولہ بمعنی الذی ہے تا کہ ڈراوے تو قوم کو ساتھ اس طریق کے کہ ان کے آباؤ اجداد ڈرائے گئے تھے اسیطرح نیشاپوری ج ۲۲ صفحہ ۵۶ و خازن ج ۳ صفحہ ۶۶ میں ہے۔ پس مذکورہ بالا تفاسیر سے ثابت ہوگیا کہ اگر ما نافیہ بنایا جاوے تو نفی انبیاء کی آدم علیہ السلام کے زمانہ تک مراد نہیں ہے۔ بلکہ زمانہ فترت اور آباء اقرب تک محدود ہے۔

نیز واضح ہو کہ جسطرح ہر دو آیات میں علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پہلے انبیاء آنیکی خبر دی ہے دوسری آیت میں ولقد ارسلنا موسیٰ بآیاتنا۔ ولقد ارسلنا نوحا الی قومہ والی عاد اخاھم ھودا والی ثمود اخاھم صالحا والی مدین اخاھم شعیبا اور ابراہیم علیہ السلام کے حق میں واذکر فی الکتاب ابراھیم انہ کان صدیقا نبیا اور اسمٰعیل علیہ السلام کو رسولا نبیا وغیرہ ذلک اور ان من امۃ الا خلا فیھا نذیر و لکل امۃ رسول اور لقد اتینا موسیٰ الکتاب وقفینا من بعدہ بالرسل ہو تو اپنی کلام میں فرماکر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلے انبیاء کا ثبوت دیا ہے اور نبوت کی نفی کو آدم علیہ السلام کے زمانہ تک ممتد نہیں ہونے دیا۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد کے متعلق قرآن کریم میں خاتم النبیین فرما دیا۔ اور حدیث صحیح میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لا نبی بعدی فرماکر سوائے عیسیٰ ابن مریم گزشتہ نبی کے نزول کے امکان نبوت کا عموماً و خصوصاً ذکر نہیں فرمایا۔ اگر ممکن ہوتا تو کسی آیت یا حدیث میں ہود و عیسیٰ و مسیلمہ کذاب و مرزا غلام احمد قادیانی وغیرہ کی نبوت کا خصوصاً یا دروازہ نبوت کشادہ ہونیکا عموماً ذکر فرماتے ہیں۔ اذ لیس فلیس۔

ہاں البتہ ایسے مذکورہ بالا اسود عنسی جیسوں کا حدیث صحیح میں کذابوں دجالوں مدعیان نبوت کی فہرست میں ذکر ہے تو معلوم ہوا کہ قبل سے مراد آباء اقرب فترت کا زمانہ ہے مطابق طریق سلف صالحین کے نہ کہ آدم علیہ السلام کے زمانہ تک کیونکہ قرآن مجید اختلاف سے پاک ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا

جواب الجواب تعاقب سیالکوٹی

(گذشتہ سے پیوستہ)

کیوں مولوی صاحب! اب آپ ہی اپنے ایمان سے فرمائیے کہ اس موقعہ پر آپ شعبہ من فلاں میں ہے۔ یا علم فقہ میں آپکا جھگڑا صرف من ملقہ کی زیادتی میں ہے۔ سو جن کے علم میں آپکے مصنف نے شعبہ کو قوی بنایا ہے۔ ہذا نتیجہ آپ کی شرطوں سے یہ ہوا کہ من ملقہ کی زیادتی شعبہ کی روایت میں صحیح ہے۔ وہو المطلوب۔

اب اگر آپ کے دل میں یہ شبہ ہو کہ قول یعنی (اخذت بقول سفیان) کس مصرف کا ہے، تو نہایت ادب سے گذارش ہے کہ چونکہ خود ہی انہوں نے فرمایا ہے کہ سفیان فقہ کے علم میں بڑے لائق تھے۔ لیکن شعبہ احادیث کے اسناد میں احفظ تھے۔ اسلئے مطالب احادیث میں جب شعبہ سفیان کا مخالف ہوتا تھا۔ تو سفیان چونکہ فقیہ تھے ہذا ان کے قول کو ترجیح دیتے تھے۔ یہ بھی واقعی ہی صحیح ہے۔ کیونکہ ٹھپا لگا کر تو ہر شخص یاد کر لیتا ہے۔ لیکن مطالب کا اخذ کرنا یا ترجمۃ الباب کا لکھنا کارے دارد ہوتا ہے۔ جیسے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ جس کا ورد شام ور دشام دیکر آپکی زبان پر ہے کا حال سناتا ہوں چنانچہ آپ اپنی صحیح میں فرماتے ہیں۔

(۱) باب فضل صلوٰۃ الفجر۔ یعنی یہ باب ہر پیچ زیادتی ثواب نماز فجر کے اور ذکر کرتے ہیں۔

حدیث عن ابی موسیٰ الاشعری قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم اعظم الناس اجرا فی الصلوٰۃ ابعدھم فابعدھم ممشی و الذی ینتظر الصلوٰۃ حتی یصلیھا مع الامام اعظم اجرا من الذی یصلی ثم ینام (ترجمہ) یعنے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بہترین آدمیوں کے از روئے ثواب کے وہ نمازی ہیں۔ کہ جو دور سے چل کر مسجد میں آتے ہیں۔ اور وہ شخص جو انتظار کرتا ہے اس امر کی کہ امام کیساتھ نماز پڑھے۔ وہ بہت زیادہ ثواب میں ہے ایسے شخص سے جو پڑھتا ہے اور سو رہتا ہے۔

(۲) باب اذا فاتہ العید یصلے رکعتین و کذلک النساء ومن کان فی البیوت والقریٰ (ترجمہ) یعنی یہ باب اس بیان میں ہے جس شخص سے نماز عید فوت ہو جائے وہ دو رکعت نفل پڑھے۔ اور اسی طرح عورتیں اور وہ کوئی جو گھر اور بستی میں ہو۔

عن عایشہ رضی اللہ عنہ ان ابا بکر دخل علیہا وعندھا جاریتان فی ایام منی تدففان وتضربان والنبی صلے اللہ علیہ وسلم متغش بثوبہ فانتھرھما ابوبکر فکشف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال دعھما یا ابابکر فانھا ایام عید وتلک الایام ایام منی۔

(ترجمہ) یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ تحقیق حضرت ابو بکر عید کے روز میرے گھر میں آئے اور دو لڑکیاں دف بجا رہی تھیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کپڑا لپیٹے ہوئے تھے۔ پس حضرت ابو بکر نے ان کو منع کیا اس پر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منہ سے کپڑا اٹھا کر فرمایا۔ اے ابو بکر ان کو چھوڑ دے پس تحقیق یہ دن عید کا ہے ہمارے دنوں میں سے۔

(۳) باب فی کم تقصر الصلوٰۃ (باب اس بیان میں کہ کتنے روز کے سفر میں نماز قصر کرنی چاہئے)

حدیث:۔ عن ابن عمر ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لا تسافر المرأۃ ثلثۃ ایام الا مع ذی محرم۔

(ترجمہ) یعنی ابن عمر سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عورت تین روز کا سفر بغیر ہمراہی ذی محرم کے نہ کرے۔

نتیجہ۔ نمبر اول میں باب باندھتے ہیں نماز فجر کی فضیلت میں مگر حدیث سے بالکل مطلب نہیں نکلتا۔ بلکہ یہ نکلتا ہے۔ کہ جو شخص نماز پڑھکر سو رہتا ہے۔ اس سے امام کے ساتھ پڑھنے والا بہتر ہے گویا کہ نماز عشاء کا ذکر ہے نہ کہ فجر کا۔

نمبر دوم میں آپ باب باندھتے ہیں کہ جو شخص عید کی نماز نہ پڑھ سکے وہ دو رکعت نفل پڑھ لیوے اور اسی طرح عورتیں اور گاؤں والے کریں۔ لیکن جو حدیث بیان فرماتے ہیں۔ اس میں ذکر ہے۔ کہ لڑکیاں دف بجا رہی تھیں۔ اور ابو بکر کے بند کرنے پر آپ نے اجازت دیدی۔

نمبر سوم میں آپ باب باندھتے ہیں کہ کب نماز قصر کرنی چاہئے۔ لیکن حدیث لاتے ہیں جس کا مطلب ہے۔ کہ عورت بغیر ذی محرم کے تین دن کا سفر نہ کرے۔

کیوں صاحب! اب تو شاید سمجھ میں آگیا ہو کہ صاحب الباب کس کو کہتے ہیں۔ لیجئے اعلم بالرجال کا ہی حال سن لو۔ تقریب التہذیب صفحہ ۱۹ ترجمہ شعبہ میں ہے:۔

کان الثوری یقول ھو امیر المومنین فی الحدیث وھو اول من فتش بالعراق عن الرجال وذب عن السنۃ۔ یعنے کہا حافظ ابن حجر نے کہ کہتے تھے ثوری وہ تو امیر المومنین ہے حدیث میں اور وہ پہلا شخص ہے۔ جس نے پڑتال کی عراق میں دجالوں کی اور عیب دور کیا سنت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے"۔

یعنی جو لوگ من کذب علیّ متعمداً فلیتبوأ مقعدہ من النار کے مصداق ہیں۔ ان سے حدیث نہ لی جائے۔ پس شعبہ نے ان کا حال معلوم کر کے ان سے روایات کو ترک کر دیا۔ تاکہ موضوع وضعیف احادیث کا خاتمہ ہو جائے۔ اور اسی پر مسلم بن حجاج نے اپنی کتاب کے مقدمہ میں زور دیا ہے اور ان لوگوں پر افسوس کیا ہے۔ جو کہ کسی راوی کو ضعیف کہتے ہیں۔ پھر ان سے حدیث لیتے ہیں۔

چنانچہ امام المحدثین بخاری شریف میں حدیث لاتے ہیں۔ وعن محمد بن یوسف ثنا ورقاء عن ابن ابی نجیح عن مجاھد قال ثنی عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ عن کعب بن عجرہ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الحدیث باب النسک شاۃ۔ لیکن امام ذہبی میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۱۳۲ میں فرماتے ہیں:۔ ایوب بن عائذ الکوفی عن الشعبی وغیرہ

جریر بن عبد الحمید والمحاربی وآخرون وثقہ ابو حاتم واما ابو زرعۃ فترك اھ۔ فی کتاب الضعفاء وکان من المرجئۃ قال البخاری واورد فی الضعفاء لارجائہ والعجب من البخاری یغمزہ وقد احتج بہ۔

یعنی امام ذہبی تعجب کرتے ہیں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ پر کہ خود ایوب کو ضعفا میں ذکر کرتے ہیں اور ضعیف کہتے ہیں۔ لیکن پھر بھی ان سے روایت نقل کرتے ہیں۔

دیکھا مولوی صاحب امام بخاری علیہ الرحمۃ نے چھ لاکھ حدیث تو یاد کر لیں لیکن علم ابواب و علم الرجال میں کیسا چکر کھایا۔ ہم مانتے ہیں کہ امام بخاری رحمۃ اللہ بڑے حافظ تھے مگر حافظ کچھ اور چیز ہے۔ اور ثقاہت کچھ اور چیز ہے۔ اسیطرح ثوری ثقاہت میں شعبہ سے فائق تھے مگر حافظ میں شعبہ اعلم تھے۔ دیکھئے ثوری کی ایک روایت کے مرفوع کرنے میں آپ اعتراض کرتے ہیں۔

ابوداؤد والمجتبائی باب السلام۔ ھذا لفظ الحدیث سفیان وشعبۃ کان ینکر ھذا الحدیث حدیث ابی اسحق ان یکون مرفوعا۔

یعنی حدیث ابی اسحق کے مرفوع ہونے پر امام شعبہ نے انکار کیا۔

نتیجہ یہ ہوا کہ امام ثوری کا صاحب ابواب ہونا شعبہ کے لئے مضر نہیں ہے کیونکہ یہاں تو بحث عن علقمہ یعنی سند میں ہے۔ باب میں نہیں۔ ہاں اگر باب میں اختلاف ہو۔ تو قول ثوری معتبر ہوگا۔ پس ثابت ہوا کہ عن علقمہ کی زیادتی صحیح ہے۔

۲۔ اخذت بقول سفیان کو ترک کر دیا۔

مولوی صاحب اخذت بقول سفیان ذکر کر مفید ورنہ ہم کو مضر ہے۔ کیونکہ ہم خود تسلیم کرتے ہیں کہ یحییٰ بغور ملاحظہ کریں۔ امام ترمذی علل میں لاتے ہیں۔ ترمذی علل صفحہ ۲۹۱۔ سمعت یحییٰ بن سعید یقول لیس احد احب الی من شعبۃ ولا یعدلہ احد عندی واذا خالفہ سفین اخذت بقول سفیان قال علی قلت یحییٰ ایھما کان احفظ للاحادیث الطوال سفین او شعبۃ قال کان شعبۃ امر فیھا قال یحییٰ بن سعید وکان شعبۃ اعلم بالرجال فلان عن فلان وکان سفیان صاحب الابواب۔

اخذت بقول سفیان سے یہ مراد ہے۔ کہ فقہ کے علم میں امام ثوری کا قول معتبر ہے۔ چنانچہ آپ تشریح کرتے ہیں۔ کان الشعبۃ اعلم بالرجال عن فلان عن فلان اور سفیان ابواب کے مالک تھے (باب کی حقیقت آپ پر ظاہر کر چکا ہوں)، لیکن جھگڑا یہاں تو جھگڑا عن علقمہ کا ہے۔ چونکہ ہمارے اور آپ کے درمیان قول یحییٰ ہی فیصلہ کن ہے اور یحییٰ نے صاف فرمایا ہے۔ کہ عن عن کے علم میں شعبہ اثری تھے۔ پس ثابت ہوا کہ عن علقمہ کی زیادتی شعبہ کی صحیح ہوگی۔

نیز دیکھئے محدثین نے فیصلہ کیا ہے۔

(۱) قال یحییٰ بن سعید وکان شعبۃ اعلم بالرجال فلان عن فلان وکان سفیان صاحب الابواب۔ یعنی شعبہ علم عن عن میں سفیان سے فائق تھے۔

(۲) تہذیب التہذیب۔ قال ابو طالب عن احمد شعبۃ احسن حدیثا من الثوری لم یکن فی زمن شعبۃ مثلہ فی الحدیث ولا احسن حدیثا منہ۔ یعنی امام احمد نے فرمایا کہ شعبہ امام ثوری سے علم حدیث میں بہت فائق تھے۔ شعبہ کے زمانے میں علم حدیث میں کوئی آپکے برابر نہ تھا۔ نہ آپسے کوئی فائق تھا۔

(۳) وروی عن ثلاثین رجلا من اھل الکوفۃ لم یروعنھم سفیان۔ تہذیب التہذیب یعنی تیس اہل علم کوفیوں سے شعبہ نے روایت کی جن سے سفیان محروم رہے۔

(۴) قال لنا ابو سائب الان رجل من اھل واسط ھو فارس فی الحدیث فخذ وا عنہ یعنی کہا ہمارے لئے ابو سائب نے کہ اہل واسط میں سے ایسے شخص ہو گئے جو علم حدیث میں بڑے کامل ہوں گے۔ پس ان سے حدیث پکڑو (امام شعبہ اہل واسط سے تھے)

(۵) ترمذی۔ قال ابوداؤد طیالسی قال لی حماد بن سلمۃ ان اردت الحدیث فالزم شعبۃ یعنی کہا حماد بن سلمہ نے کہ جس وقت ارادہ کرے تو حدیث کا تو لازم پکڑ اور پاس رہ شعبہ کی روایت ضروری جان۔

(۶) ترمذی یہ سمعت سفیان یقول شعبۃ امیر المومنین فی الحدیث یعنے سفیان ثوری فرماتے ہیں کہ شعبہ علم حدیث میں مومنین کے سردار ہیں۔

(۷) ترمذی قال سمعت حماد بن زید یقول ما خالفنی شعبۃ فی شئ الا ترکتہ یعنے حماد بن زید فرماتے تھے کہ جس بات میں شعبہ نے میری مخالفت کی میں اس کو ہی چھوڑ دیا۔

(۸) عن ابوداؤد قال قال شعبۃ ما رویت عن رجل حدیثا واحدا الا اتیتہ اکثر من مرۃ والذی رویت عنہ عشرۃ احادیث اتیتہ اکثر من عشرۃ والذی رویت عنہ خمسین حدیثا اتیتہ اکثر من خمسین مرۃ والذی رویت عنہ مائۃ اتیتہ اکثر من مائۃ مرۃ الا حیان الکوفی فانی سمعت منہ ھذہ الاحادیث ثم عدت الیہ فوجدتہ قد مات۔

یعنی فرمایا شعبہ نے کہ جس شخص سے میں نے ایک حدیث لی ہے میں اس کے پاس ایک سے زیادہ دفعہ پہونچا ہوں۔ اور جس سے دس حدیثیں نقل کی ہیں اس کے پاس دس سے زیادہ مرتبہ گیا ہوں۔ اور جس سے سو حدیث پکڑی ہے سب سے زیادہ دفعہ اس کو ملا ہوں۔ سوائے حیان کوفی کے کہ اس سے میں نے حدیث پکڑی لیکن جب پھر میں اس کے پاس گیا۔ تو اس کو مرا ہوا پایا۔

کیوں مولوی صاحب ہمارے آٹھ معتبر شہادت کو بھی اگر آپ نہ مانیں اور ہٹ دھرمی سے شعبہ کو ہی جانیں تو تعجب کے بغیر کیا ہو سکتا ہے؟

(باقی آئندہ)

اخبار محمدی کے بعض مضامین پر ریویو

دہلی کے ایک اخبار محمدی نامی مولوی محمد جونا گڑھی کی ایڈیٹری میں کوئی شائع ہوا مرزا بھر سے نکلتا ہے۔ اخبار کیا ہے علوم و فنون کا ایک بہتا ہوا دریا ہے۔ اور اس کا ایڈیٹر بھی ماشاء اللہ ہر فن میں طاق معلوم ہوتا ہے۔ بالخصوص شاعری اور عروض دانی میں تو وہ اپنا ثانی نہیں رکھتا۔

اسے حسنِ اتفاق کہوں یا کرشمۂ قدرت کہ اس کو نامہ نگار بھی اس کے جوڑی کے ملے ہوئے ہیں۔ بمثل مشہور ہے "شکر خورے کو خدا شکر دیتا ہے" اخبار مذکور کے جس عنوان کو دیکھئے مضمون پڑھکر ایڈیٹر و نامہ نگار دونوں کی قابلیت کے آگے سر جھکا دینا پڑے گا نظم کا حصہ پڑھئے۔ بدمذاقی و ناموزونی کا ایک طوفان بے تمیزی برپا ہے۔ تحقیقات علمیہ پر ایک طفل مکتب بھی ہنستا ہے۔ مسائل اختلاف پر جہاں گفتگو کی ہے علمیت کے جامے سے باہر ہو گیا ہے۔ ضیافت طبع کے لئے ایک مختصر انتخاب پیش کیا جاتا ہے پہلے نظم کے حصہ کو لیجئے۔

(۱) یکم اپریل کے اخبار میں فضل میرودی صاحب ترانہ سنج ہیں :-

اپنا رونا ہے اسے شکوۂ احباب نہیں
درد ملت ہے کسی فرد سے اعراض نہیں
ناخدا خود ہی لئے جاتے ہیں گرداب کی جانب
اس پہ کہتے ہیں کہ ناؤ سپرد خدا نہیں
اس میں پاؤ گے تم احکام خدا و ہدایت
زر وحدت ہو یہ پرچہ فقط اخبار نہیں
نہ سہی فضل تیرے سخن کا انداز لطیف
اپنا دکھڑا ہے فقط نظم یا اشعار نہیں

معنوں سے قطع نظر کیجئے۔ صرف وزن و ترکیب الفاظ پر غور کیجئے۔ پہلے تین شعروں کے پہلے مصرعوں میں ایک سبب خفیف کی زیادتی ہے۔ اس نظم کا مطلع یہ ہے ؎

بخت مسلم کا جگانا ابھی دشوار نہیں
وہ ہے بیدار تو ہو قوم تو بیکار نہیں

دوسرے شعر کے دوسرے مصرعہ میں ناؤ باشباع ضمہ ہمزہ باندھا گیا ہے۔ حالانکہ اصل لفظ ناؤ (بروزن جاؤ) بدون اشباع ہے۔ سپرد خدا کی ترکیب اضافی لا صاحب کی فارسی ہے۔ مقطع میں سخن (باسکان خا معجمہ) باندھا گیا ہے اور یہ محض غلط ہے۔ شاید ضرورت شعری کی وجہ سے ایسا کیا گیا ہے۔ مطلع جو ابھی نقل کیا گیا ہے۔ اس کے قافیہ میں ایطا کا عیب ہے۔ ممکن ہے قافیہ تنگ ہو گیا ہو۔

(۲) ۵ مارچ میں وزد مشیو پوری کی ایک نظم چھپی ہے۔ اگرچہ اس کا ہر شعر انتخاب ہے۔ مگر پوری نظم کا نقل کرنا باعث تطویل ہے چند شعر ملاحظہ ہوں ؎

فنا کے دور گردوں میں جو پس کر خاک ہو جائے
وہ خلاق جہاں خلاق اکبر ہو نہیں سکتا
جدھر دیکھو نظر آتی ہے صنعت قادر مطلق
وگرنہ انڈے سے بچہ برآمد ہو نہیں سکتا
نئے علم و ہنر سائنس کی ہر جا دھوم سنتا ہوں
مگر اپنی نہ جت سکتی ہیں شعلہ ور ہو نہیں سکتا
دلی جب تک رہا زندہ کہا ضمیر زندہ ہوں
بس مران وہ بندہ پرور ہو نہیں سکتا
نہیں وجہ ہے آئیوں کا بڑا قیوں ستاروں سے
اگر یہ خیال ہے پھر اس سے بدتر ہو نہیں سکتا

خط کشیدہ الفاظ قابل غور ہیں۔ یہ شعر غالب کے رنگ کا ہے۔ شاعر کا تشبیہ قلم بے لگام بھاگا جاتا ہے۔ چوتھے شعر کے اخیر مصرعہ میں ایک دھمکی بھی ہے۔

(۳) ۱۵ جولائی کے پرچہ میں وہی فضل صاحب نغمہ سنج ہیں ؎

جو قوم بڑھ رہی ہے میدان زندگی میں
پابند ہے وہ اکثر اس دین کے رُکن کی
وہ کیا ہے میں بتاؤں اُخُوّت ہے نام جسکا
خوبی ہے جو عزیزو وہ ہے اسی سخن کی
اے کاش مان لیتے مسلم نبی کے فرمان
کون مکان میں کٹتی کیا زندگی امن کی

پہلے شعر میں رُکن بسکون الکاف کو رُکَن بفتح الکاف اور دوسری میں اُخُوّت بضم الخاء و تشدید الواؤ کو اُخوت بسکون الخاء و تخفیف الواؤ اور تیسرے میں اَمْن بسکون المیم کو اَمَن بفتح المیم استعمال کیا ہے اور تعجب ہے کہ ایسی موٹی موٹی غلطیاں بھی ایڈیٹر صاحب کو نظر نہیں آتیں۔

(۴) یکم اگست کے پرچہ میں عقیدت سبزواری کی ایک نظم چھپی ہے۔ اس کا نمونہ بھی ملاحظہ ہو ؎

ریزولیوشن خلاف گاندھی جی پاس کرتے ہیں
یہ ہے کوشش آپ کی بیجا جناب اجمل و انصاری
سبحان اللہ یہ ہے رشتۂ اسلام کیا کہنا
مسلمان فرد واحد ہے وہ ترکی ہو یا تاتاری
جواب کلہ بکلہ دو تم اب تبلیغی خنجر سے
یہ شمشیر برہنہ ہے لگے زخم اس کا پھر کاری

مہربانی کرکے ایڈیٹر صاحب محمدی پہلے شعر کی تقطیع فرمائیں۔ دوسرے کے دوسرے مصرعہ کی زبان داد طلب ہے۔ اسی میں یا کا الف اور تیسرے شعر کے پہلے مصرعہ میں جواب کا الف تقطیع سے گرتا ہے۔

(۵) یہی حضرت صاحب ۱۵ اگست کے پرچہ میں نغمہ سرائی کرتے ہوئے ستانا۔ بلانا کا قافیہ دیتا اور چاہتا باندھتے ہیں۔ لکھتے ہیں ؎

یہ کی ابتدا کس نے ستانا ہمیں کس نے
تمہیں نصاریٰ کہتے ہیں تم سے داد چاہتا ہوں
خریداری رکھو باقی نئے گاہک کرو پیدا
رہے یہ تا ابد قائم دعا میں دل سے دیتا ہوں

پہلے شعر کی تقطیع کی ضرورت ہے۔ اسی نظم کا ایک مصرعہ ہے ع

مساجد کو کرو آباد مطابق سنت نبوی اور ایک
مصرع قنوت پنجوقتہ کا میں مستقل یاد دلاتا ہوں

کوئی صاحب ان دونوں مصرعوں کی تقطیع فرمائیں

(۶) یہی سبزواری بزرگ یکم مارچ کے پرچہ میں خامہ فرسا ہیں ؎

پھر ہوئی ہے گرمجوشی پھر ہوئے ہم ایک دل
اب وابستہ ہر پیر و جواں ہو جائے گا

اس شعر کی تقطیع کی ضرورت ہے۔

(۷) یہی حضرت ۱۵ جمادی الاخری کے اخبار میں مترنم ہیں ؎

کریں سب اتباع دل سے فلاح دارین میں پائیں
مسلمانو کوئی تم سے بھی بہتر ہو نہیں سکتا
صراط المستقیم ہے روئیہ اہل سنت کا
بجز ذات نبی اوران کا رہبر ہو نہیں سکتا
ادا کرو حج بیت اللہ کو تم صاحب ثروت
بخل کرنے سے زر ظالم تونگر ہو نہیں سکتا
چلو احکام شریعت پر لعنت ہے التی منت
کبھی مشرک موحد کا برادر ہو نہیں سکتا

پھر اپنے شعروں کی اشاعت پر پھولے نہیں سماتے اور فرماتے ہیں ؎

خامہ سخن گوئی ہے سنت کے چلانیکا
کوئی پرچہ بھی اس پرچہ سے بہتر ہو نہیں سکتا
مذاہب باطلہ کا رد ہے واللہ کیا کہنا
کہ غیرت سازمانے میں مشہور ہو نہیں سکتا

آخر کے چاروں شعر تقطیع طلب ہیں۔ تیسرے شعر کے اخیر مصرعہ میں تجل بسکون لام کو تخل بعنی تخا باندھا ہے۔ چھٹا شعر بھی تقطیع طلب ہے اور اس کے دونوں مصرعوں میں کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس پر لطف یہ ہے کہ آپ اپنی شاعری پر نازاں ہیں ع

عجب تیری قدرت عجب تیرا کھیل

(۸) یکم جمادی الاخریٰ کے اخبار میں حضرت صاحب فرماتے ہیں۔ ذرہ کلام قابل داد ہے ؎

رحیم اور کریم ہے۔ غفور اور حلیم ہے
صغیرہ اور کبیرہ ہم اسی سے بخشوا لیتے ہیں
مسلمانوں تمہیں مغلوب دشمن کر نہیں سکتے
فقط پابندی شریعت کی توجہ ہم دلاتے ہیں
جو قیدیں خود ساختہ پرداختہ شرعیہ ہیں منظور
بہت افسوس ہے کہ اب وہ بھی چڑاتے ہیں
الہیٰ دور کردے فتنہ ارتداد دنیا سے
تیری درگاہ میں اے مولا ہاتھوں کو اٹھاتے ہیں

پہلے شعر کا پہلا اور دوسرے و تیسرے کا دوسرا مصرعہ اور چوتھا شعر پورا تقطیع سے گرتا ہے۔ بندش الفاظ اور مضمون آفرینی بھی سبحان اللہ۔ آپ کے یہاں اس قسم کی ترکیب اضافی (رحیم سنت قصہ سنگہش) کی بڑی کثرت ہے۔

(باقی آئندہ)

شد اللثام عن افواہ سفہاء الاحلام

ایک عجیب مباحثہ مابین غیر مقلد و اہل سنت

(مرسلہ جناب مولانا فضل الرحمن صاحب مصطفائی)

واضح ہو کہ سنہ ۱۳۲۰ھ میں بعض غیر مقلدین و بعض علمائے سنت جماعت کے درمیان نماز وتر کے باب میں گفتگو ہوئی تھی۔ غیر مقلدین کہتے تھے کہ اہل سنت والجماعت جس طرح وتر تین رکعت اور دو قعدہ کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ یہ ٹھیک نہیں ہے۔ بلکہ وتر یا تو ایک رکعت پڑھنی چاہیئے یا تین رکعت ایک قعدہ کے ساتھ یعنی دو رکعت پر وتر میں قعدہ نہیں کرنا چاہیئے۔ اہل سنت والجماعت کی جانب سے اس کے جواب میں ایک فقہی تحریر ارسال کی گئی۔ غیر مقلدین نے اس کا جواب لکھا۔ پھر اس جانب سے جواب دیا گیا۔ غیر مقلدین ساکت ہو گئے۔ عمدۃ الافاضل زبدۃ الاماثل مولانا محمد عبد الغفار صاحب نے جو اس گروہ کے حق میں ذو الفقار علی کے مثل تھے۔ اس امر کی خبر سنی آپ نے ایک رسالہ اس مسئلہ کے متعلق لکھکر طبع کرا کر شائع کر دیا۔ اور اس کا نام کشف الستر عن جلستی الوتر رکھا۔ اس رسالہ میں علامہ موصوف نے اہل السنت والجماعت جس طرح وتر پڑھتے ہیں اس کے ثبوت میں آٹھ حدیثیں صحاح و حسان اور تین حدیثیں اس کے علاوہ تائیداً پیش کی ہیں اس کے علاوہ آثار صحابہؓ بلکہ جمہور صحابہ و تابعین کا اتفاق اس مسئلہ میں دکھلایا ہے۔ اور نہایت پرزور تقریر سے تین رکعت وتر مع دو قعدہ کے ثابت کیا ہے جس کا جواب قریب پندرہ برس کے ہوا کسی فہیم منصف مزاج سے آجتک نہ ہو سکا۔ اس درمیان میں علامہ موصوف دنیا سے رحلت فرما گئے اب ایک صاحب نے اس رسالہ کی تردید میں قلم اٹھایا ہے۔ جسکو دیکھکر سخت حیرت و تعجب ہوا کہ جب اہل علم کی تحریر کو نظر غایر سے دیکھنے کی لیاقت یا توفیق نہیں۔ تو ایسا خبط کیوں اختیار کیا گیا۔ مگر جب اعجاب کل امرء برائہ کی حدیث یاد آئی۔ تو خیال گذرا کہ اس زمانہ شر و فساد میں ایسے لوگ ہے جن کو ائمہ مجتہدین تو کیا خلفائے راشدین کے اتباع سے بھی عار ہے اور طعن و تشنیع کا ان حضرات پر بھی ان کا بوچھار ہے۔ جو کچھ بھی سرزد ہو بعید نہیں ہرچند یہ تحریر میں نے احسن النظر فی رد کشف الستر جس کے بعض اجزا ماہ اخبار محمدی بابت ۱۳۳۱ھ و ۱۳۳۲ھ میں طبع ہو چکے ہیں۔ قابل التفات نہیں تھی۔ لیکن عوام کو دہوکا سے بچانے کے لئے و نیز بعض احباب کے اصرار سے لکھنا مناسب سمجھ میں آیا۔ الآن نشرع فی المقصود بعون اللہ المعبود وھو حسبی ونعم الوکیل۔

واضح ہو کہ اس تحریر کا نام شد اللثام علی افواہ سفہاء الاحلام ہے اور بجائے قولہ غیر مقلد و بجائے اقول اہلسنت والجماعت یا اہل السنۃ لکھا گیا ہے۔

غیر مقلد۔ اس میں شک نہیں کہ شفع شفع کے لفظ سے دو رکعت پر قعدہ مستفاد ہے۔

اهل السنة والجماعة۔ الحمد للہ آپ نے قعدہ تسلیم کرلیا۔ ہذا ہو المقصود۔

غیر مقلد۔ مگر آپ نے قعدہ سے جو قعدہ بغیر تسلیم سمجھا محض غلط ہے۔

اهل السنة۔ جب لفظ مثنیٰ مثنیٰ میں بالصراحت تسلیم پر دلالت نہیں پائی جاتی اور مسلم شریف کی روایت میں ثم ینهض ولا یسلم ثم یقوم فیصلی التاسعة اور بخاری شریف میں ثم یصلی ثلثا و مسند احمد و ابو داؤد و معانی الآثار للطحاوی میں بأربع وثلث وست وثلث وثمان وثلث وعشر وثلث اور حاکم اور نسائی کی روایت میں لا یسلم فی رکعتی الوتر۔ و عبد اللہ بن مسعود کی روایت میں ثم قعد ثم قام ولم یفصل بینهما بالسلام و دیگر روایت میں عدم تسلیم کی تصریح موجود ہے۔ پس اگر مؤلف مرحوم نے اس حدیث میں شفعہ اخیرہ بدون تسلیم و مع التسلیم دونوں قسم لیا ہے تو یہ کیوں غلط ہونے لگا۔ کیا آپ تین رکعت وتر بلا تسلیم کی احادیث تسلیم نہیں کرتے۔ اگر نہیں کرتے تو ان احادیث کے آپ تارک ٹھیرے اور اگر تسلیم کرتے ہیں تو اس حدیث میں شفعہ اخیرہ غیر منفصل عن الرکعۃ الاخیرۃ مراد لینے اور دیگر احادیث صحیحہ مرفوعہ کے ساتھ منطبق کرنے سے آپ کیوں گھبراتے ہیں۔ اور اس کی کیوں تغلیط کرتے ہیں۔

غیر مقلد۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ دہوکا دہ فریب ہے۔

اهل السنة۔ اولاً جب مؤلف رحمہ اللہ نے اس حدیث کو دیگر احادیث سے منطبق کرنے کے خیال سے شفعہ اخیرہ بدون تسلیم ارادہ کیا۔ تو یہ فریب کیونکر ہوا۔ کیا دل چیر کر دیکھا تھا؟

ثانیاً اس جملہ کے لکھنے سے معلوم ہوا کہ آپ کو من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ پر عمل نصیب نہیں۔ لیس المؤمن بالطعان و باللعان ولا الفاحش ولا البذی کو فرمان رسول نہیں سمجھتے۔ یا جان بوجھکر مخالفت کرتے ہیں۔

غیر مقلد۔ اس لئے کہ اگر مثنیٰ مثنیٰ سے مراد قعدہ بغیر تسلیم ہو۔ تو آپکو ماننا پڑیگا۔ کہ جملہ صلوٰۃ اللیل

ن اور نبا لی آخر صرف ایک تسلیم سے ہو۔

اھل السنۃ۔ مؤلف رحمہ اللہ نے صفحہ میں جکر لکھا ہے۔ دیگر متفق علیہ حدیث صلوٰۃ اللیل مثنیٰ مثنیٰ سے ہر شفعہ پر سلام پھیرنا ثابت ہے۔ مگر اس حدیث کر رہنے میں تصریح ہے۔ کہ آپ نے آٹھ میں سلام نہیں پھیرا۔ اس لئے اخیر شفعہ مخصوص ہو گیا کیونکہ نص کا نص معارض ہے۔ باقی تین شفعہ بحال خود منفصل باقی رہے۔ اس لئے کہ اس کا کوئی مزاحم نہیں"

کیا یہ تقریر آپ کے جواب کے لئے کافی نہیں؟ بیشک کافی ہے مگر آپ بلا ضرورت اپنی گائے جاتے ہیں۔

غایر مقلد۔ قول الرجال آپکا دین و ایمان ہو چکا۔

اھل السنۃ۔ یعنی شوکانی و ابن حزم و نواب صدیق حسن و عبداللہ جاوُ کے اقوال کو ایسے دو دے دانتوں سے پکڑ رکھا ہے کہ ائمہ مجتہدین بلکہ خلفاء راشدین و اجماعی مسائل متفقہ میں کی اتباع سے بھی گریز ہے۔ اس لئے گذارش ہے۔ آپ قول الرجال ایمان دین و ایمان نہ بنائیں غایر مقلد۔ اس لئے کہ ابن عمر خود مثنیٰ مثنیٰ کی تفصیل بیان فرماتے ہیں۔

اھل السنۃ۔ مؤلف رحمہ اللہ کے قول اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے قول میں تعارض کہاں ہے آپ صرف کشف الستر کی عبارت جو اوپر منقول ہوئی ملاحظہ کریں۔ مؤلف رحمہ اللہ بھی شفعات اقبل میں مثنیٰ مثنیٰ سے تسلیم تسلیم کر رہا ہے فقط۔ اخیر شفعہ بوجہ تعارض کے بلا تسلیم دیع تسلیم دوقول ثابت کر رہا ہے۔ اور اپنے جی سے نہیں کہتا بلکہ علامہ حافظ ابن حجر رحمہ کے ساتھ اس اثبات میں متفق الرائے ہے۔ اور یہ عبارت بھی نقل کر دکھایا ہے۔ انما لیس صریحا فی النص فیحتمل ان یرید بقولہ صلی رکعۃ واحدۃ ای مضافۃ الی رکعتین۔ کیا آپ کے نزدیک لفظ کل واجھون وغیرہ سے استثناء ناجائز ہے؟!

(باقی آئندہ)

مسائل ضروریہ متعلق رمضان شریف

سحری میں دیر اور افطار میں جلدی سنت و موجب برکت ہے۔ مگر نہ اتنی کہ شک ہو جائے صبح کو شب کا مطلقاً ساتواں حصہ سمجھنا محض غلط ہے۔ عام جنتریوں میں صبح سے بہت پہلے انتہائے سحری لکھتے ہیں۔ یہ خلاف سنت ہے۔ اوقات روزہ و نماز میں عام جنتریاں غلط چھپتی ہیں۔ ان پر اعتماد ناجائز ہے۔ ریل اور تار کی گھڑیاں بھی غلط ہو جاتی ہیں اور توپ اکثر غلط چلتی ہے۔ صحیح دھوپ گھڑی ہو تو بریلی میں ۱۲ بجے کے وقت جیبی گھڑی میں یہ وقت کریں جو نقشہ کے خانہ نصف النہار میں ہے۔

کلی ایسی کہ حلق کی جڑ تک منہ کے ہر پرزے پر پانی بہ جائے اور ناک میں ایسا کہ جہاں تک نرم بانسا ہے چڑھ جائے۔ وضو میں تو سنت مؤکدہ ہیں کہ ترک کی عادت سے گناہ ہی ہوگا۔ مگر غسل میں فرض ہیں کہ یہ نہ ہوں تو غسل ہی نہ ہو۔ نماز ہی باطل ہو۔ تنہا روزہ دار کو بھی ان سے چارہ نہیں۔ مگر روزہ دار انہیں باحتیاط بجا لائے۔ کہ منہ کا ہر پرزہ اور ناک کا پورا نرم بانسا دھل جائے۔ اور پانی نہ حلق میں اترے نہ دماغ کو چڑھے۔ ہاں غرغرہ اور ساری ناک تک پانی چڑھانا غیر روزہ میں سنت ہے۔ روزہ میں نہیں۔ کلی کرنے میں حلق میں قطرہ اتر جائے یا کسی اور سبب سے رمضان کا روزہ ٹوٹ جائے۔ تو دن بھر روزہ کی طرح رہنا واجب ہے۔ حیض ونفاس سے روزہ نہ رکھنے والی چھپ کر کھائے۔ لیکن روزہ میں حیض ونفاس آ جائے۔ تو اس دن وہ بھی نہ کھائی نہ پیئے۔

روزے کی حقیقت

دل، آنکھ، کان، ہاتھ، زبان سب کا روزہ ہے۔ نہ کہ موہنہ بند، اور اعضاء گناہوں میں مشغول حقہ کا دم لگا۔ کہ حواس میں فرق آجائے حرام ہے اور رمضان مبارک میں اور سخت حرام۔

تراویح بیس رکعت بر ترتیب سنت مؤکدہ ہے اور ایک بار ان میں ختم بھی ہر شب بستم سے چاند ہونے تک مسجد جماعت میں پورے عشرہ بھر کا اعتکاف سنت کفایہ ہے۔ بوسٹ ہر میں کوئی نہ کرے تو سب پر الزام ہے۔

رؤیت ہلال میں خط یا تار یا افواہ بازار یا کہیں سے دو چار شخصوں کا آ کر کہنا کہ وہاں چاند ہوا اصلاً معتبر نہیں۔

صدقۂ فطر ہر مالک نصاب پر واجب ہے۔ اپنے اور اپنے نابالغ بچوں کی طرف سے فی کس ۱۷۵ روپیہ اور اٹھنی بھر گندم ہی احسن ہے۔ آذان صبح منتہائے سحر سے ساڑھے منٹ بعد جو گھنٹہ کبرے وہ وقت ہے۔ کہ اس سے لیکر نصف النہار حقیقی تک نماز نہیں۔ رمضان یا روزہ نفل میں اس وقت سے پہلے نیت کرے تو روزہ ہوگا۔ ورنہ نہیں۔

وقت ریلوے دیا گیا ہے مگر چار شہروں میں وقت مقامی ہے۔ یعنی خاص وہاں کا وقت نہ ریلوے کہ عام ہند میں مروج ہے۔ بہر حال وقت کی صحت ضروری ہے۔ گھڑی کی خطا کا نقشہ ذمہ دار نہیں۔ شریعت میں رؤیت کا اعتبار ہے۔ جو واضح طور پر ہو یا صحیح شرعی شہادت سے ثابت ہو۔

ازروئے قواعد امیں رمضان مبارک کی پہلی یقیناً روز جمعہ ۲۴ مارچ ہے۔ اور ماہ مبارک ۲۹ روز کا ہے۔ روز شنبہ ۲۵ اپریل کو عید سعید بعون المجید ہے۔ یہ سب روئے قواعد ہے۔ اور مدار رؤیت و شہادت پر ہے۔

روزہ و عید سب احکام شریعت ہیں۔ ان کو مطابق شریعت بجا لائیں۔ اپنے قیاسات کو دخل نہ دیں۔ در بارہ رؤیت خطوط یا تار کتنے ہی آئیں۔ اخبار جنتریاں کچھ ہی کہیں ان پر عمل حرام ہے۔

ان الحکم الا للہ جل و علا وعلی حبیبہ وآلہ وصحبہ الصلوٰۃ والسلام ابداً۔

نقشہ اوقات سحری و افطار دوسری طرف ملاحظہ ہو۔

بریلی شریف کے لئے رمضان مبارک ۱۳۴۳ھ کے جملہ اوقات روزہ و نماز

[illegible]	[illegible]	اوقات شب: ست جنتی ۷ بجکر		ختم سحری ۴ بجکر		اوقات روزہ: [illegible]	[illegible]	طلوع آفتاب ۶ بجکر		ضحوہ کبری ۱۱ بجکر		نصف النہار ۱۲ بجکر		عصر حنفی ۴ بجکر		افطار ۶ بجکر	
		منٹ	سکنڈ	منٹ	سکنڈ			منٹ	سکنڈ	منٹ	سکنڈ	منٹ	سکنڈ	منٹ	سکنڈ	منٹ	سکنڈ
۱	۲۶ [illegible]	۴۵	۱۹	۴۳	۱۸	۱	۲۷	۹	۳	۳۶	۴۱	۱۴	۵۱	۴۴	۲۵	۳۱	۴
۲	۲۶	〃	۵۷	۴۵	۴	۲	۲۸	۷	۵۳	〃	۲۱	〃	۳۲	〃	۴۱	〃	۳۶
۳	۲۸	۴۶	۳۵	۴۳	۴۹	۳	۲۹	۶	۴۴	۳۷	۵۹	〃	۱۳	〃	۵۷	۳۲	۹
۴	۲۹	۴۷	۱۳	۴۲	۳۳	۴	۳۰	۵	۳۵	〃	۳۸	۱۶	۵۵	۴۵	۱۳	〃	۴۱
۵	۳۰	〃	۵۲	۴۱	۱۸	۵	۳۱	۴	۲۶	〃	۱۷	〃	۳۷	〃	۲۸	۳۳	۱۳
۶	۳۱	۴۸	۳۱	۴۰	۳	۶	یکم اپریل	۳	۱۸	۳۶	۵۵	〃	۱۹	〃	۴۳	〃	۴۶
۷	یکم اپریل	۴۹	۱۰	۳۸	۴۷	۷	۲	۲	۹	〃	۳۳	〃	۱	〃	۵۷	۳۴	۱۸
۸	۲	〃	۴۹	۳۷	۳۱	۸	۳	۱	۱	〃	۲	۱۵	۴۲	۴۶	۱۲	〃	۵۰
۹	۳	۵۰	۲۹	۳۶	۱۹	۹	۴	۵ بجکر ۵۹	۵۲	۳۵	۵۰	〃	۲۵	〃	۲۶	۳۵	۲۳
۱۰	۴	۵۱	۱۰	۳۵	۰	۱۰	۵	۵۸	۴۵	〃	۲۸	〃	۸	〃	۴۰	〃	۵۵
۱۱	۵	〃	۵۰	۳۳	۴۳	۱۱	۶	۵۷	۳۷	〃	۷	۱۴	۵۰	〃	۵۳	۳۶	۲۸
۱۲	۶	۵۲	۳۱	۳۲	۲۹	۱۲	۷	۵۶	۳۰	۳۳	۴۵	〃	۳۳	۴۷	۷	۳۷	۰
۱۳	۷	۵۳	۱۲	۳۱	۱۳	۱۳	۸	۵۵	۲۳	〃	۲۴	〃	۱۶	〃	۲۰	〃	۳۳
۱۴	۸	〃	۵۴	۲۹	۵۸	۱۴	۹	۵۴	۱۶	〃	۲	۱۳	۵۹	〃	۳۳	۳۸	۶
۱۵	۹	۵۴	۳۶	۲۸	۴۲	۱۵	۱۰	۵۳	۱۱	۳۳	۴۱	〃	۴۳	〃	۴۶	〃	۳۹
۱۶	۱۰	۵۵	۱۸	۲۷	۲۷	۱۶	۱۱	۵۲	۵	〃	۲۰	〃	۲۷	〃	۵۹	۳۹	۱۲
۱۷	۱۱	۵۶	۱	۲۶	۱۲	۱۷	۱۲	۵۱	۰	۳۲	۵۹	〃	۱۱	۴۸	۱۲	〃	۴۴
۱۸	۱۲	〃	۴۴	۲۴	۵۷	۱۸	۱۳	۴۹	۵۶	〃	۳۸	۱۲	۵۵	〃	۲۵	۴۰	۱۷
۱۹	۱۳	۵۷	۲۸	۲۳	۴۳	۱۹	۱۴	۴۸	۵۱	〃	۱۸	〃	۲۹	〃	۳۷	〃	۵۱
۲۰	۱۴	۵۸	۱۲	۲۳	۲۸	۲۰	۱۵	۴۷	۴۸	۳۱	۵۶	〃	۲۴	〃	۵۰	۴۱	۲۵
۲۱	۱۵	〃	۵۶	۲۱	۱۵	۲۱	۱۶	۴۶	۴۵	〃	۳۶	〃	۱۰	۴۹	۲	〃	۵۸
۲۲	۱۶	۵۹	۴۱	۲۰	۱	۲۲	۱۷	۴۵	۴۳	〃	۱۷	۱۱	۵۵	〃	۱۴	۴۳	۳۲
۲۳	۱۷	۸ بجکر	۲۶	۱۸	۴۸	۲۳	۱۸	۴۴	۴۱	۳۰	۵۸	〃	۴۱	〃	۲۷	۴۳	۶
۲۴	۱۸	۱	۲	۱۷	۳۵	۲۴	۱۹	۴۳	۴۰	〃	۳۸	〃	۲۷	〃	۳۹	〃	۴۰
۲۵	۱۹	〃	۵۷	۱۷	۲۳	۲۵	۲۰	۴۲	۴۰	〃	۱۹	〃	۱۳	〃	۵۱	۴۴	۱۳
۲۶	۲۰	۲	۴۳	۱۵	۱۱	۲۶	۲۱	۴۱	۴۰	〃	۰	〃	۱	۵۰	۳	〃	۴۸
۲۷	۲۱	۴	۳۰	۱۴	۰	۲۷	۲۲	۴۰	۴۱	۲۹	۴۱	۱۰	۴۹	〃	۱۵	۴۵	۲۲
۲۸	۲۲	۴	۱۷	۱۲	۲۸	۲۸	۲۳	۳۹	۴۲	〃	۲۳	〃	۳۷	〃	۲۷	〃	۵۶
۲۹	۲۳	۵	۴	۱۱	۳۸	۲۹	۲۴	۳۸	۴۵	〃	۵	〃	۲۵	〃	۲۹	۴۷	۳۱

اوقات دیگر بلاد

(+) علامت جمع ہے یعنی وقت بریلی پر اتنے منٹ بڑھائیں۔ اور (−) علامت نفی ہے۔ یعنی وقت بریلی سے اتنے منٹ کم کریں۔ طول و عرض بلاد ہر متعدد ہے۔ بحاسب ہی فنا کرتے ہیں۔ مہر تقلیں مطبوعوں میں خطائے کاتبان و تغیرہ معمول ہے۔ لہذا چاہئے کہ وہ ایک دن صحیح گھڑیوں سے کہ چار بجے کے تار سے دو مقامات ملائی گئی ہوں۔ غروب کا مشاہدہ کرکے مطابقت دیکھ لیں۔

نام شہر	سحری	افطار
	منٹ	منٹ
سرکار اعظم اجمیر شریف نصف اول	+ ۰۲۱	+ ۱۸
〃 دوم	+ ۲۲	+ [illegible]
سرکار مارہرہ شریف	+ [illegible]	+ [illegible]
آرہ نصف اول	− ۰۱۷	− ۰۲۲
〃 〃 دوم	− [illegible]	− ۰۲۳
اٹاوہ	+ ۴	+ نصف
احمد آباد تمام رمضان	+ ۰۳۳	+ ۰۲۵
〃 از ۱۱ 〃	+ ۰۳۵	+ ۰۲۳
〃 از ۲۱ 〃	+ [illegible]	+ ۲۱
اعظم گڑھ نصف اول	− ۱۲	− [illegible]
〃 〃 دوم	− [illegible]	− [illegible]
اکبر آباد (آگرہ)	+ ۰۴	+ [illegible]
ایٹہ	+ [illegible]	+ [illegible]
انبالہ	+ ۶	+ [illegible]
اودے پور نصف اول	+ ۰۲۶	+ ۲۱
〃 〃 دوم	+ [illegible]	+ ۱۹
الہ آباد نصف اول	− ۹	− ۸
〃 〃 دوم	− [illegible]	− ۰۱۲
امرت سر	+ ۱۲	+ [illegible]
بدایوں	+ [illegible]	+ ۱
بسولی	+ ۲	+ [illegible]
بیسل پور	− ۰۱	− [illegible]
بلند شہر	+ [illegible]	+ [illegible]
بستی	− ۱۵	− ۰۱۸
بلیا نصف اول	− ۰۱۵	− [illegible]
〃 〃 دوم	− ۱۳	− ۰۲۱

نام شہر	سحری	افطار	نام شہر	سحری	افطار	نام شہر	سحری	افطار
[illegible]رس نصف اول	منٹ -۱۰	منٹ -۱۵	بھیرہ از ۱۰ رمضان	منٹ -۲۰	منٹ -۲۳	کلکتہ از ۱۰ رمضان	منٹ -۲۲	منٹ -۴۰
" " دوم	-۸	-۱۷	" از ۲۱ "	-۱۹	-۲۲	" از ۲۱ "	-۲۳	-۲۱
[illegible]نور	+۳۳	+۲	ہنڈوستی	+۱۲	+۲	گوالیار نصف اول	+۱۷	+۴
بھوپال تا ۱۰ رمضان	+۱۳	+۹	حسن پور	+۳	+۱۳	" " دوم	+۹	+۳
" از ۱۱ رمضان	+۱۵	+۳	دہلی	+۵	+۹	گونڈل تا ۱۰ رمضان	+۴۵	+۳۶
" از ۲۱ "	+۱۷	-۱۲	دہوراجی تا ۱۰ رمضان	-۲۵	-۳۳	" از ۱۱ رمضان	+۳۴	+۳۳
[illegible]یری جواہر پور	-۱	مطابق	" از ۱۱ "	+۲۷	+۳۳	" از ۲۱ "	+۳۹	+۳۳
[illegible]رائچ	-۶	-۹	" از ۲۱ "	+۵۰	+۳۳	گھوسی نصف اول	-۱۳	-۱۷
[illegible]چپور نصف اول	-۲۱	-۱۴	دام پور	+۲	+۷	" " دوم	-۱۲	-۱۸
" " دوم	-۲۲	-۲۳	رام پور	+۶	+۸	گورکھپور نصف اول	-۱۳	-۱۹
[illegible]شریف نصف اول	-۲۰	-۲۰	رائے بریلی	-۴	-۱۲	" " دوم	-۱۲	-۱۷
" " دوم	-۱۸	-۲۷	رہتک	+۱۰	+۱۱	گنگوہ	+۴	+۳
[illegible]باد پور	+۲۹	+۳۱	سہادر	+۱۳	+۲	گونڈا	-۵	-۱۱
[illegible]ہ بنکی	-۱۲	-۷	سیتاپور	-۲۳	-۵	لاہور	+۱۴	-۲۲
[illegible]یدا تا ۱۰ رمضان	-۲۲	-۳۱	سلہٹ نصف اول	-۲۳	-۵۱	لکھنؤ	-۱۲	-۶
" از ۱۱ رمضان	-۱۹	-۳۶	" " دوم	-۲۲	-۵۳	لکھیم پور کھیری	-۱۲	-۵
" از ۲۱ رمضان	-۱۷	-۳۲	سانبھر	+۱۹	+۱۵	لودھیانہ	+۹	+۲۹
[illegible]یل بھیت	-۲	-۱۱	سنبھل	+۳	+۳	مرادآباد	+۱	+۲۳
[illegible]ا ور نصف اول	+۲۳	+۲۳	شاہجہانپور	-۶	-۲	میرٹھ	+۵	+۷
" دوم	+۲۱	+۳۶	شملہ پہاڑ	+۴	+۱۵	مظفر پور	-۳	-۲۵
[illegible]	-۶	-۱	علی گڑھ	+۹	+۵	محمودآباد ضلع سیتاپور	-۵	-۷
[illegible]پور تا ۱۰ رمضان	+۱۳	-۴	غازی پور نصف اول	-۱۳	-۱۸			
" از ۱۱ رمضان	+۵	-۲	" " دوم	-۱۲	-۱۹	نجیب آباد	+۲	+۵
" از ۲۱ "	+۷	-۶	فرخ آباد	+۱	-۱	نینی تال	-۳	+۹
[illegible]جد چیور تا ۱۰ رمضان	+۴۵	+۳۶	فیروزپور کیمپ	+۱۳	+۲۱	ہلدوانی منڈی	-۲	[illegible]
" از ۱۱ "	+۲۶	+۳۲	کچھوچھہ ٹانڈا	-۱۱	-۱۲	ہردوئی	-۱	-۳
" از ۲۱ "	+۲۰	+۲۲	کانپور نصف اول	-۱	-۱۲	ہوڑہ تا ۱۰ رمضان	-۲۹	-۳۸
[illegible]پور	+۱۹	+۱۳	" " دوم	مطابق	-۵	" از ۱۱ "	-۲۷	-۳۹
[illegible]یا تا ۱۰ رمضان	-۲۲	-۲۹	کلکتہ تا ۱۰ رمضان	-۲۹	-۳۸	" از ۲۱ "	-۲۴	-۳۱

وہ چار شہر جن کے وقت مقامی دئے گئے ہیں

نام شہر	سحری	افطار	نام شہر	سحری	افطار	نام شہر	سحری	افطار
[illegible]ن تا ۱۰ رمضان	-۲	-۱۵	پوربندر تا ۱۰ رمضان	-۲	-۱۷	رنگون از ۲۱ رمضان	+۲۷	-۲۳
" از ۱۱ رمضان	+۱	-۱۸	" از ۲۱ "	+ نصف منٹ	-۱۹	پونا تا ۱۰ رمضان	-۲	-۱۵
" از ۲۱ "	+۳	-۲۱	رنگون تا ۱۰ رمضان	-۴	-۱۲	" از ۱۱ "	+۱	-۱۹
[illegible]ندر تا ۱۰ رمضان	-۳	-۲۵	" از ۱۱ "	+۲	-۲۰	" از ۲۱ "	+۵	-۲۲

غلط فہمی نہ رہے!

مخلص مکرم حضرت حکیم صاحب زاد شوقہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج شریف!

اخبار الفقیہ مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۴۵ء کے صفحہ ۱۰ میں ایک مضمون "مدرسہ محمود المدارس مدنپورہ شہر بنارس کا عظیم الشان جلسہ" درج پایا۔ جو اشخاص اس میں شریک ہیں اگر میرا حافظہ غلطی نہیں کرتا۔ تو میں کہونگا۔ کہ یہ لوگ غیر مقلد اور وہابی دیوبندی ہیں۔ اور سب غلط فہمی کیونکہ انہوں نے محمود حسن کے نام پر مدرسہ کا نام رکھا اور اس کو شیخ الہند کا خطاب دیا۔ اور آپنے بھی اسکو شیخ الہند لکھا۔ جو کہ دیوبندی اور خداوند تعالےٰ کے جھوٹ بولنے پر مصر ہے اور اس لئے اسی مضمون پر کتاب جہد المقل دو حصوں میں لکھی تھی۔ اس اشتہار کو دیکھکر مجھے افسوس ہوا کہ آپ نے اس اشتہار کو اپنے خالص سنی اخبار میں درج فرمایا۔

میری طرف سے اظہار افسوس درج فرمائیں۔ والسلام

فقیر فضل احمد عفا اللہ عنہ از فضل آباد۔ گوردا سپور

ایڈیٹر۔ نیاز مند نے بوجہ کثرت مشاغل مضمون مذکور کو پڑھا نہیں سرسری نظر سے دیکھا۔ جناب کا گرامی نامہ آنے پر مکرر دیکھا۔ تو مجھے خود افسوس ہوا۔ مگر بے سود تھا بہر حال میں آپ سے کلی اتفاق رکھتا ہوں اور آئندہ احتیاط زیادہ محتاط رہنے کی توقع رکھتا ہوں۔

آل انڈیا سنی کانفرنس کے شرکا کے لئے کھانے کا انتظام

آل انڈیا سنی کانفرنس مرادآباد کے مدعو مہمانان اور ممبران کے لئے تو انجمن اہلسنت وجماعت کیطرف قیام وطعام کا انتظام ہوگا۔ باقی جو حضرات جلسہ میں بغرض شرکت تشریف لائیں گے ان کی آسائش کا انتظام سنی ہوٹل نے اپنے ذمہ لیا ہے جو جلسہ گاہ کے متصل ہوگا۔ اور جس میں عمدہ کھانا بکفایت مل سکیگا۔ نرخنامہ منظور شدہ انجمن اہلسنت وجماعت عام آگاہی کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔

سرخنامہ

چاندی کیپ	۱ر
ٹوس فی عدد	۱ر
ٹوس فری پکا ہوا	۲ر
انڈا فی ابلا	۱ر
لیمنیڈ فی بوتل	۲ر
سوڈا فی بوتل	۲ر
نصف بوتل	۱ر
...چائے فی پلیٹ	۳ر
...اردو اف پلیٹ	۲ر
...فی پیالہ	۳ر
...بکری فی پیالہ	۲ر
...جری فی پیکٹ	۱ر
...شامی فی عدد	۱ر
...ال فی پیکٹ	۱ر
...پیالی فی عدد	۱ر

(پروپرائٹر شوکت حسین سنی ہوٹل مرادآباد)

فتاوی

مسئلہ مرسلہ خریدار ۱۹۳۳

۱۔ ایک شخص کے ذمہ دس روپیہ ایک شخص کے چاہئے ...ہیں اور وہ بجائے دس روپیہ کے پندرہ روپیہ مانگتا ...ہے اور وہ دس روپیہ کسی کی معرفت بھیجتا ہے وہ ...لینے سے انکار کرتا ہے یہاں تک کہ وہ دعوے ...کچہری میں کرتا ہے کچہری سے مقدمہ خارج ہوجاتا ہے ...مدعا علیہ اس کا روپیہ ادا کرے یا نہیں؟ اگر ...ادا کرے تو خرچ مدعا علیہ کا عدالت میں ہوا ہے ...ادا کردے یا اصل دس روپیہ دے؟

۲۔ جمعہ کے فرضوں کے بعد سنت چھ ادا کرے ...یا چار ادا کیا نیت کرے؟

۳۔ ایک شخص کے سو روپیہ چاہئے ہیں وہ ...بجائے سو کے دس روپیہ مانگتا ہے اپنے حساب ...سے اور یہ شخص نوے روپیہ دینے سے اس وقت قاصر ...ہے تو کیا کرے؟ اگر سے جاتا ہے تو روپیہ دینے ...سے ...تے ہیں۔ اب کیا کرے۔

۴۔ عورت کے قریب جانے سے پہلے شہوت ...سے جو رطوبت نکلتی ہے وہ اگر کپڑے کو لگ جائے ...تو اس سے نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں۔

۵۔ کوئی شخص کسی بزرگ کے نام سے بکرا پالتا ...ہے اور بوقت ذبح بسم اللہ اللہ اکبر کہتا ہے ...تو اس کا گوشت کھانا کیسا ہے؟

جواب: ...شخص مذکور پر واقعی جسقدر روپیہ آتے ...ہوں وہ ادا کرے عند اللہ بری الذمہ ہو۔ کچہری کے فیصلہ کے موجب نہ دینا یا اپنا خرچہ مجرا لیکر بقیہ دینا ناجائز ہوگا۔ (۲) نماز جمعہ سے پہلے اور بعد چار رکعت سنت موکدہ ہیں اور امام ابی یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بعد چھ رکعات ہیں۔ لہذا اختلاف سے نکلنے کے لئے بہتر و افضل یہ ہے کہ بعد نماز جمعہ پہلے چار سنتیں بیک سلام پڑھے پھر دو پڑھے۔ (۳) شخص مذکور بقدر مطالبہ یعنی دس روپیہ اس وقت ادا کردے اور بقیہ کے بارے میں سکوت اختیار کرے جب اس کے پاس بقیہ روپیہ ہوجائیں تو عند اللہ بری الذمہ ہونے کے لئے بقیہ ادا کردے۔ (۴) عورت سے بوس و کنار کے وقت جو رطوبت یعنی مذی نکلتی ہے وہ نجس ہے۔ اگر درہم سے زائد کپڑے یا جسم پر لگی ہو۔ تو اس کا دھونا پاک کرنا فرض ہوگا بغیر دھوئے پاک کئے نماز نہ ہوگی۔ اور اگر درہم یا اس سے کم لگیگی۔ تو بغیر دھوئے بھی نماز ہوجائے گی مگر کراہت سے خالی نہ ہوگی کہ درہم اور اس سے کم کا دھونا مسنون ہے۔ (۵) اگر جانور مذکور کو وقت ذبح اللہ کا نام لیکر ذبح کیا تو اس کا گوشت حلال ہے۔ کہ محض کسی کے نامزد کردینے سے جانور حرام نہیں ہوتا ہے تاوقتیکہ وقت ذبح غیر اللہ کا نام اس پر نہ لیا جائے۔ واللہ تعالی اعلم۔

(کتبہ فقیر حشمت علی بریلوی)

فضائل ماہ شعبان المعظم

شعبان کے مہینہ کی حدیثوں میں بہت بڑی فضیلت آئی ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس مہینہ کو اپنی طرف منسوب فرمایا ہے اور آپ شعبان میں روزہ رکھنے کو بہت دوست رکھتے تھے چنانچہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی مہینہ میں بعد رمضان کے زیادہ تر شعبان کے مہینے کے روزہ نہیں رکھتے تھے۔ پس جسطرح کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سب پیغمبروں سے افضل ہیں وہ اسی طرح آپ کا مہینہ بھی سب مہینوں سے افضل ہے۔ چنانچہ دوسری حدیث میں ہے کہ رجب کی فضیلت باقی مہینوں ہر مانند بزرگی قرآن کے ہے سب کلاموں پر اور فضیلت شعبان کی مانند میری بزرگی کی ہے سارے پیغمبروں پر اور رمضان کی بزرگی مانند بزرگی خدا کے ہے ساری مخلوق پر۔ اس لئے مسلمانوں کو چاہئے کہ کثرت نوافل اور نماز روزے سے اس مہینہ کو آباد رکھیں دو چار مختصر نمازیں جو اس مہینہ کی ہیں وہ یہ ہیں۔

شعبان کی اول رات میں بارہ رکعت ادا کریں۔ ہر رکعت میں سورۂ اخلاص پندرہ بار پڑھیں۔ کہ اس کا بہت بڑا ثواب ہے۔

اس مہینہ میں ہر جمعہ کی رات کو چار رکعت نماز نفل ہر رکعت میں تیس بار سورۂ اخلاص پڑھے تو پایا اس نے ثواب حج اور عمرہ کا۔

اور آٹھ رکعت نفل ایک سلام کیساتھ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا بھی اسی مہینہ کے ساتھ مخصوص ہے۔ جو کوئی آٹھ رکعت نفل ایک سلام کے ساتھ پڑھے اور ہر رکعت میں گیارہ گیارہ بار قل ہو اللہ شریف پڑھے اور اس کا ثواب روح پرفتوح حضرت خاتون جنت رضی اللہ عنہا کو بخشے اس کے حق میں سیدہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں ہرگز قدم نہ رکھونگی جنت میں جبتک کہ اس کی شفاعت نہ کرلونگی۔

حجازیوں اور وہابیوں میں جنگ

فتی العرب لکھتا ہے کہ حجازیوں اور نجدیوں میں جنگ کی حالت طول پکڑ گئی۔ کیونکہ جدہ کا فتح کرلینا آسان کام نہیں۔ ابن سعود کے آباؤ اجداد بھی جدہ فتح نہ کرسکے اور جنگ کا اختتام صرف جدہ کے لینے پر نہ ہوگا بلکہ حجازیوں نے ارادہ کر لیا ہے کہ ایک ایک گز زمین پر جنگ کریں گے مدینہ منورہ۔ رابغ معان وغیرہ پر حجازیوں کا قبضہ ہے۔ جدہ کے قریب جنگ ہوجانے سے کیا عجب ہے کہ وہابیوں کی قوت فنا ہو جائے۔

عراق میں وہابیوں کی شکست

عراق میں شبیکہ نامی ایک قصبہ ہے۔ جو نجف اشرف سے پچاس میل کے فاصلہ پر ہے۔ وہاں کی ایک جماعت نے حملہ کیا۔ قبائل بنو سلامہ اور الاعاجیت نے مقابلہ کرکے ان کو وہاں سے بھگا دیا۔

بلغاریہ اور ترکوں میں اختلاف

بلغاریہ اور ترکی میں ان دنوں شکر رنجی ہو گئی ہے دونوں حکومتیں دوست تھیں مگر ایک امر کے باعث صورت معاملہ پیچیدہ ہو گئی بلغاریہ والے کہتے ہیں کہ ترکوں نے یہ قید لگا دی ہے کہ کوئی بلغاری دو ماہ سے زائد ترکی میں نہ رہے۔ یہ قید نامناسب ہے ترک کہتے ہیں کہ ہم نے بلغاری رعایا کے ساتھ کوئی بیجا معاملہ نہیں کیا۔ (الاہرام)

ایک عجیب و غریب خبر

حافظ محمد سعید صاحب قصبہ ادہرو ضلع ایٹہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ ان کے عزیز ظہیر الدین کا لڑکا دو تین عمر سات سال ایک عرصہ سے اس مرض میں مبتلا تھا کہ غذا اور دوا ہضم نہیں ہوتی تھی۔ فاقے ہو جاتی تھی پیٹ مثل شیشے کے چمکتا تھا۔ ایک حکیم صاحب نے علاج شروع کیا۔ ابتدا میں کوئی کامیابی نہ ہوئی۔ آخرکار چند گولیاں کھلائی ان کے کھا لینے سے قے ہوئی۔ تو ایک سانپ بچہ کے پیٹ سے نکلا۔ وہ سانپ پہلے گلے کے اندر کا بھر منہ میں آ کر رکا۔ لڑکے نے خود ہاتھ سے پکڑ کر اس کو باہر کھینچ لیا۔ قریب نصف گھنٹے تک لہراتا رہا۔ پھر مر گیا۔ سانپ دو گز لمبا اور سرخ تھا۔ اور جسم پر نیلی چتیاں تھیں۔ لڑکا بفضل تعالیٰ اب بالکل اچھا ہے۔

قیاس ہوتا ہے کہ کہیں پانی پینے میں یہ سانپ کا بچہ پیٹ میں چلا گیا۔ اور پرورش پاتا رہا۔

حجاز ریلوے پر وہابیوں کا حملہ

نجدیوں کی شکست فاش

فتح العرب ۱۰ رجب کی اشاعت میں قمطراز ہے کہ وہابیوں کی ایک جماعت نے حجاز ریلوے کے اس حصہ پر جو مدینہ سے معان کی طرف جاتا ہے حملہ کیا اور ریل کی آمد و رفت کو روک دیا ریلوے محافظ فوج سے ایک سخت معرکہ ہوا وہابی اکثر مقتول ہوئے اور دو افسر گرفتار ہوئے۔ افسوس یہ قتل باہمی ...

اہل شام کی جمعیت حجاز میں

نجدی اور وہابی فوجوں میں شرکت

فتح العرب رقمطراز ہے۔ کہ جنگ حجاز خطرناک صورت اختیار کر رہی ہے۔ نابلس اور قدس سے ایک ہزار اہل شام حجازی فوج میں شامل ہو گئے ہیں۔ کیونکہ وہ حکومت حجاز کو برحق جانتے ہیں۔ ان میں چند افسر بھی ہیں۔ جو پہلے ترکی فوج میں کام کر چکے ہیں نجدیوں کی فوج میں ایک سو اہل شام ہیں ایک دوسرے کو اپنی طرف بلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

(کاش یہ جماعت باہم صلح ہی کرا دے)

ماہ رمضان المبارک کی آمد کی خوشی میں خاص رعایت

نسخہ خضاب۔ یہ خضاب مفرح شیادت نمبر ۱ ہے۔ اور لاگت فی شیشی بشکل ۳ آ گئی ہے قبل ازیں اس کی فیس ۵ پانچ روپیہ لیجاتی تھی۔ اب آخیر رمضان المبارک تک خاص رعایت۔ ناظرین الفقیہ کیواسطے ہے یعنی صرف ڈھائی روپیہ ہے۔ اگر کسی صاحب کو شک ہو تو آپ صرف فرمائش کے ساتھ ۲ کا ٹکٹ روانہ کر کے نسخہ طلب کریں اور بعد از تجربہ مبلغ ۲ روپیہ بقیہ قیمت کا منی آرڈر کر کے روانہ کر دیں۔ اور اگر آپ بنا بنایا لینا چاہتے ہیں تو بحساب ۱۲ فی پیکٹ کے حساب سے خاکسار سے طلب کریں۔ یہ خضاب برف جیسے سفید بالوں کو ۵ منٹ میں سیاہ کر دیتا ہے۔ ہمارے پاس سینکڑوں شہادتیں موجود ہیں لیکن طوالت کے خوف سے چند شہادات آپ کے پیش کی جاتی ہیں۔

معتبر شہادت۔ جناب مولانا اڈیٹر صاحب الفقیہ اپنے پرچہ جلد ۹ نمبر ۷ میں تحریر فرماتے ہیں کہ واقعی آپکا نسخہ آزمایا گیا۔ اور مفید پایا ناظرین حوالہ مذکورہ سے شہادت پڑھیں۔

دوسری شہادت۔ مشہور واعظ مولوی میر محمد صاحب جانبری بھی تحریری شہادت روانہ کرتے ہیں کہ واقعی آپکا نسخہ خضاب طلب کیا اور آزمایا۔ واقعی قابل قدر ہے۔

نوٹ۔ باقی شہادتیں چھوڑ کر مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ جب آپ آزمائیں گے۔ آپکو معلوم ہو جائیگا۔

المشتہر ایم عبد العزیز۔ خونی چک

ڈاکخانہ لالہ موسیٰ۔ ضلع گجرات (پنجاب)

مشرطیہ دولتمند بنو

(دوبارہ چھاپی گئی) (رعایتی اعلان)

آٹھ آنہ میں مکمل پریس چھاپہ خانہ بنا کر دس روپیہ میں فروخت کریں۔ مثل ولایتی خوشبودار لونڈر پوڈر کی دو سو ڈبیہ جو فی ڈبیہ ۶ بکتی ہے ایک روپیہ بنا لو۔ بال اڑانے کا ولایتی پوڈر ایک روپیہ سے ۲۰ روپیہ کا بنا کر بیچیں۔ ایک روپیہ میں ۴ سیر صابون بنائیں۔ تجارت دولت کی کنجی ہے۔ بھائیو! تجارت کا دامن پکڑو۔ کامیابی ہماری ورنہ دو گنی قیمت واپس۔ قیمت سکھلائی فی ہنر ایک روپیہ ۱ پیسہ

کتاب علاج مفلسی ۳ انگریزی دواؤں کی لغت ۳ فہرست رجسٹرڈ مفت۔ پتہ:-

عبد الحق جی ایم سی جیکب آباد (سندھ)

الرّاعی لاہور

ماہین قوم کا واحد آرگن ہے جس میں علمی۔ ادبی۔ سیاسی۔ تاریخی مضامین کے علاوہ برادری کی خبروں کا کافی ذخیرہ ہوتا ہے۔ اسکا ہر ایک گھر میں ہونا ضروری ہے۔ چونکہ ہمیں اس کی اشاعت کو بڑھانا مقصود ہے۔ اس لئے ان حضرات کی خدمت میں الراعی ایک سال کے لئے مفت روانہ کیا جائیگا۔ جو یکم اپریل تک دس دس خریدار مہیا کریں گے جو اشخاص موجودہ خریدار ہیں اگر وہ بھی مذکورہ بالا شرائط کو پورا کریں گے تو انکا سالانہ چندہ واپس کر دیا جائے گا۔

چندہ سالانہ عوام سے تین روپیہ فقط ہے۔ ششماہی ۱۲/۱

مینجر "الراعی" لاہور

شاندار اسلامی کتب

ارتداد الوہابیین فیض آباد کے ایک بازاری غیر مقلد کے سوالات کفریہ المہتدین کا دندان شکن جواب۔ اس کے اندر فرقہ باطلہ کا ذبہ ضالہ مضلہ مبتدعہ ناریہ کی اصلیت اور وہ مقدمات فوجداری جو ابین غیر مقلدین ہوئے معہ نام فریقین و تاریخ و فیصلہ ... وفات شہر قصبہ وغیرہ درج ہے۔ اس کا ہر حنفی کے ...

تذکرۃ العلماء والمشائخ ... میں قریباً سوا سو علمائے کرام اور مشائخ عظام جو پانچویں صدی ہجری میں دولت غزنویہ سے لے کر پندرہویں صدی کے اخیر تک اپنی علمی مجالس کی وجہ سے فخر البلاد بنے تھے کے علاوہ اخیر میں چند عالمہ عورتوں کے علاوہ نقش کا بھی تذکرہ اسمیں درج ہے قابل دید کتاب ہے۔ ...

شفاء القلوب مصنفہ عالیجناب مولانا مولوی محمد کریم صاحب ... اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ مقبول بندگان خدا کو ان کی زندگی میں اور بعد موت کے وسیلہ پکڑنا اور ان سے فریاد کرنا ایک ایسی سنت مستمرہ ہے جو چلی آ رہی ہے اسوقت تک جاری ہے اس میں احوال قبور اور موتی پر بھی ایک وسیع بحث کی گئی ہے۔ ۱۲

مولود شریف مصنفہ عالیجناب مولانا مولوی ... صاحب مرحوم یہ کتاب اپنے پیارے نام سے ظاہر ہے۔ اس کی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے جو ایڈیٹر الہلال مولانا ابو الکلام آزاد کے جواب میں لکھی گئی۔ ۸

میلاد الرسول ہر دو حصہ حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک تقریب پر ملک کے زبردست اہلِ قلم کے مضامین نظم و نثر۔ ۶

الجرح علی البخاری حصہ اول مولفہ عالیجناب مولانا مولوی سید عبد الغفور صاحب ... اس میں علمائے احناف کے مضامین جرح بر کتاب بخاری جمع کئے گئے ہیں۔ ۸

انوار قدسیہ حضرت امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کی عربی کتاب کا اردو ترجمہ تصوف کی بے نظیر کتاب تزکیہ قلوب کے واسطے حقیقی رہنما۔ ۱۲

کتاب الروح اس کتاب کا ترجمہ عربی سے سلیس اردو میں کیا گیا ہے روح انسانی کے متعلق بے نظیر معلومات بہم پہنچائی گئی ہیں۔ ارواح کی گذشتہ آئندہ اور موجودہ حالات کا بیان ... علامہ ابن قیم ...

تحفۃ الناظرین یہ وہ نایاب کتاب ہے جس میں غیر مقلدین کے تمام عقائد فاسدہ کا اظہار کر کے ان کے اقوال علمائے سابقین کے نزدیک قابل تسلیم ہیں جوابات لکھے گئے ہیں۔ فاتحہ خلف الامام حیلہ زیارت مزارات مشاہدات مقامات مقدسہ حکم طواف بوسہ مولود شریف ندائے غیر اللہ بشرک بدعت وغیرہ وغیرہ میں گفتگو ہے۔ قیمت ۹

سماع موتی و استمداد اس میں روش عقلیہ نقلیہ ثابت کیا گیا ہے کہ مردے سنتے ہیں اور بزرگان دین سے استمداد جائز ہے۔ ۲

المعراج اس میں حضرت خواجہ ... عالم ... وفات حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسمانی معراج کا ثبوت قرآن حدیث اور صحابہ کے اقوال فقہاء سے نہایت وضاحت کیا ہے اردو سلیس میں تحریر کیا گیا ہے موحدین تک نے اس کتاب کی خوبی و عمدگی کا اعتراف کیا ہے۔ ۱۲

پیر کا بکرا مسئلہ حلت و حرمت بکرا پیر دگیارہویں اور ... جواز پیر ذبح ... معہ مدیث ... ۱۰

الفوز الکبیر اردو نحو میر مولانا ابو المحامد احمد علی صاحب مولوی اعظمی نے کمال خوبی سے علم نحو ایسا انداز میں ترجمہ کیا ہے جس سے طلبہ کو آسانی ہو۔ ۸

القول السدید فی اثبات التقلید بحث تقلید میں بے نظیر ہے۔ ۳

اباطیل وہابیہ ناظرین! اگر آپ کسی غیر مقلد وہابیہ شیطان ملک کے عقائد کفریہ باطلہ سے ... یہ رسالہ قابل دید ہے جس کے مطالعہ سے عقائد باطلہ سے بیزار ہو کر ایک مومن بنجاتا ہے۔ اگر آپ چھ روپیہ خرچ کریں۔ تو بھی ایسی کتاب نہیں پا سکتے نیز یہ فرقہ ہندوستان میں کب کیسے اور کیونکر آیا۔ اور عبد الوہاب نجدی جس کے یہ غیر مقلدین پیرو ہیں کون تھا؟ اس کا مختصر حال درج ہے۔ ۴

عربی بول چال اس کے مطالعہ سے آپ بغیر استاد کی مدد کے عمدہ عربی بولچال سیکھ سکتے ہیں۔ ۸

کرشمۂ قدرت ایک دیوبندی وہابی مولوی کے افسانۂ حیرت کا جواب جس میں علمائے احناف کا نام نیکر فحش گالیاں دی گئی ہیں۔ اسکا جواب دوسرا یہ کرشمۂ قدرت مصنفہ مولانا مولوی محمد خوب صاحب نقشبندی احمد آبادی۔ قابل دید ۸

تصور پیر اس میں تصور و سالک کے معرکۃ الآرا مسئلہ پر فیصلہ کن و مدلل بحث کی گئی ہے۔ ۳

معیار الحق مصنفہ مولانا مولوی عبد السمیع صاحب بنارسی۔ اس میں براہین ساطعہ سے ثابت کیا گیا ہے کہ فرقہ ناجیہ صرف اہلسنت ہے۔ ۱

تحفۃ الاتقیاء فی تفضیل البشر بعد الانبیاء مصنفہ مولانا عبد السمیع صاحب بنارسی۔ اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ انبیاء کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سب سے افضل ہیں نہایت عمدہ کتاب ہے اس کی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے۔ ۵

رحمۃ للعالمین رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رحمۃ للعالمین ہونے پر ایڈیٹر اہلحدیث کا انکار اور اس کا جواب جس پر مستند دلائل و براہین پیش کئے گئے ہیں۔ ۵

ان کتابوں کے علاوہ دیگر مذہبی علمی ادبی اور تاریخی کتب ہم سے مل سکتی ہیں۔

پتہ:۔ مینجر الفقیہ امرتسر (پنجاب)